اس جمعہ کا بیان

وَاعِظُ الجُمعہ

شادی بیاہ میں غیر شرعی رسومات

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورہ

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: شادی بیاہ میں غیر شرعی رُسوم

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۱۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

شادی بیاہ میں غیر شرعی رُسوم

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

فُضولیات کی طرف جھکاؤ

برادرانِ اسلام! یہ بات روزِ رَوشن کی طرح عیاں ہے کہ فرد کا مُعاشرے سے اہم رشتہ ہوتا ہے، رسم ورَواج سماجی زندگی کی علامت، اور مُعاشرے کے اجتماعی پہلوؤں کا عکّاس ہوتے ہیں، جس کا مُعاشرے پر اچھا یا بُرا اثر بھی پڑتا ہے، ہر فرد کی انفرادی واجتماعی زندگی میں رسم ورَواج کی بڑی اہمیت ہے، کوئی زمانہ رسم ورَواج کے اثرات سے خالی نہیں رہا، فُضول رُسوم فرد ومُعاشرے کے چہرے پر بدنما داغ ورُسوائی، غریبوں کا مذاق اور ان کے لیے اِیذاء رَسانی، ان کی حق تلفی، ملک وقوم کے مالی اَثاثوں کے ضِیاع، اور محنت ومزدوری سے کمائے ہوئے مال کے خَسارے کا سبب ہیں۔ اسی طرح شادی بیاہ میں رائج آتش بازی بھی یقیناً حرام اور جُرم ہے؛ کہ اس میں اپنا قیمتی وقت ومال ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو تکلیف پہنچانا بھی ہے،

قرآن مجید میں ایسے افراد کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:
﴿وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾[1] "کبھی بھی فُضول خرچی نہ کیا کرو، یقیناً فضول خرچ شیاطین کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے"۔

غیر مسلموں اور بعض مسلمان اہلِ ثروَت کی قائم کردہ، فُضول وبے کار رسم ورَواج پر آنکھیں بند کرکے دَوڑنے والے، طرح طرح کی اَذیتوں میں مبتلا ہوکر اپنی عزّت وآبرُو تک داؤ پر لگا بیٹھتے ہیں، اکثر گھرانوں میں ان فُضول رُسوم کا بار اٹھانے کی سکت وطاقت نہیں ہوتی، لہذا ان کے یہاں لڑکے اور لڑکیاں عمر ڈھل جانے کے باوُجود، رشتۂ اِزدِواج سے منسلک نہیں ہو پاتے، اگر ہم ان فُضولیات کو ترک کر کے دینِ اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں، تو ان کمزور حال بھائی بہنوں کی شادیاں بھی، بھاری قرض کے بوجھ تلے دبے بغیر، مناسب وقت پر ہو سکتی ہیں، لہذا ہمیں چاہیے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے، ان تمام فضولیات کو ترک کریں۔

ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ دنیاداری کے مُعاملات میں ہمیشہ اپنے سے کم تَر اور کمزور افراد کی طرف دیکھ کر، اپنے پاس موجود نعمتوں پر الله کریم کا شکر ادا کرے؛ کہ اُن کے پاس یہ نعمت نہیں ہے جو مجھے عطا ہوئی، اور دینی مُعاملات میں اپنے سے اعلی کو دیکھے کہ فُلاں شخص تو فرائض کے علاوہ سنن ونوافل کا بھی پابند ہے، تو میں ان نیک اعمال میں پیچھے کیوں رہوں! مجھے بھی اعمالِ صالحہ کی کثرت کرنی ہے! لیکن ہمارا مُعاملہ اس کے برعکس ہے، ہم صرف دنیاوی مُعاملات کو دیکھتے ہیں، نت نئے فیشن (Fashion) اپنانے، عمدہ مکانات بنانے، فقط حُصولِ دنیا کے لیے ایک

(۱) پ١٥، الإسراء: ٢٦، ٢٧.

دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش میں رہتے ہیں، جس کی وجہ سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری، پریشانی وغم میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی پورا مُعاشرہ ان فضولیات میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہے، لہذا ہمیں خود بھی اس بلا سے بچنا ہے، اور دیگر احباب کو بھی بچانا ہے!!۔

مال ضائع کرنا

رفیقانِ گرامی قدر! حضرت سیّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: «إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثاً: (١) قِيلَ وَقَالَ، (٢) وَإِضَاعَةَ المَالِ، (٣) وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ»[١] "یقیناً اللہ تعالی نے تمہارے لیے تین کاموں کو ناپسند فرمایا ہے: (۱) فُضول بات، (۲) مال ضائع کرنا، (۳) اور بہت زیادہ مانگنا اور سوال کرنا"۔

بے پردگی

عزیزانِ محترم! آج کل شادی بیاہ کی غیر شرعی رُسوم میں عورتوں کا بناؤ سنگھار کے ساتھ، بے پردہ ہوکر شریک ہونا بھی عام ہو چکا ہے، جبکہ اسلامی تعلیمات میں عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کے ساتھ پردے کے اَحکام بھی بتائے گئے ہیں، کہ آرائش وزیبائش کا بے جا شَوق کہیں تمہیں غلط راہ پر نہ ڈال دے!! کہیں تمہیں بے حیائی، بے شرمی اور آوارگی کی تاریکیوں میں نہ دھکیل دے!! کہیں تمہیں عزّت وناموس سے محروم نہ کردے!! کہیں تمہاری دین داری اور دنیا وآخرت کو تباہ وبرباد نہ کردے!! خواتین پردے کی بدَولت بدقماش وبدمُعاش لوگوں کی ہَوس سے اپنی عزّت، ناموس اور آبرُو کو محفوظ ومامون رکھ سکتی ہیں۔

---

(١) "صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، ر: ١٤٧٧، صـ٢٤٠.

پردے کا حکم

میرے محترم بھائیو! عورت کا اپنے چہرے اور ہاتھ و پاؤں کے علاوہ بقیہ جسم کا چھپانا، اور اگر فتنے کا اندیشہ ہو تو مکمل پردہ بھی لازم وضروری ہے، خالقِ کائنات عزّوجلّ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ﴾[1] "مسلمان خواتین کو حکم دیجیے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں! اپنی پارسائی کی حفاظت کریں! اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں! مگر جو خود ہی ظاہر ہے اس میں کچھ حرج نہیں! اور وہ چادریں اپنے گریبانوں (سینوں) پر ڈالے رہیں! اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں!"۔

برادرانِ اسلام! شوہر اور محرم رشتہ دار کے علاوہ دیگر افراد سے اس حکم قرآنی کے تحت مکمل پردہ لازم ہے، جبکہ آج ہمارے ہاں حقوقِ نسواں (Women's Rights) کے نام پر اسلام کے مخالف، بے راہ رَوی کے شکار، مادَر پدر آزاد خیال خواتین وحضرات بے پردگی، فحاشی وعُریانیت کو فَروغ دینے کی بھرپور کوشش میں نا صرف مصروف ہیں، بلکہ بظاہر کسی حد تک کامیاب بھی نظر آتے ہیں۔ آج شدید ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے تمام اُمور، اسلامی تعلیمات کی رَوشنی میں انجام دیں، اور تمام غیر شرعی رُسومات کو نا صرف ترک کریں، بلکہ ان کا مکمل بائیکاٹ (Boycott) بھی کریں، یاد رہے! کہ کوشش کرنا ہمارا کام ہے، جبکہ کامیابی عطا کرنا اللہ تعالی کے ذمّۂ کرم پر ہے، اور وہ کریم کسی کی کوشش کو ضائع نہیں فرماتا!۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۳۱.

غیر مَردوں پر اپنی زینت ومَحاسن کے اظہار کی ممانعت

حضراتِ محترم! مسلمان عورتوں کو اپنی زینت ومَحاسن غیر مَردوں پر ظاہر کرنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے، ہمارا پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیۡعًا اَیُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ﴾[1] "عورتیں اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں؛ کہ ان کی چھپی ہوئی زینت ظاہر ہونے لگے، اور اے مسلمانو! تم سب اللہ تعالی سے مُعافی چاہو؛ تاکہ مراد پالو!"۔

مزید فرماتا ہے: ﴿وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی﴾[2] "اپنے گھروں میں ٹھہری رہو! اور اگلی جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ رہو!"۔

مفسرِ قرآن صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اگلی جاہلیت سے مراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومَحاسن کا اظہار کرتیں، ایسے لباس پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ چھپ سکیں اور غیر مرد انہیں دیکھیں"[3]۔

اپنے اہل وعِیال کو بے حیائی سے روکنا ضروری ہے

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: (١) مُدْمِنُ الْخَمْرِ، (٢) وَالْعَاقُّ، (٣) وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخَبَثَ»[4] "تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالی نے جنّت حرام

---

(١) پ١٨، النور: ٣١.

(٢) پ٢٢، الأحزاب: ٣٣.

(٣) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٢، الاحزاب، زیرِ آیت: ٣٣، ص٦٧٦۔

(٤) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمر بن خطّاب، ر: ٥٣٧٢، ٢/ ٣٥١.

فرمادی ہے: (۱) شراب کا عادی، (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) اور دَیُّوث -یعنی ایسا بے حیا جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے-"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "جو اپنی بیوی بچوں کے زِنا یا بے حیائی بے پردگی، اجنبی مَردوں سے میل جول، بازاروں میں زینت کے ساتھ پھرنے، بے حیائی کے ناچ گانے وغیرہ دیکھ کر، اپنی طاقت، قدرت واختیار کے باوُجود انہیں نہ روکے، وہ بے حیاء دَیّوث ہے"(۱)۔

بدترین کھانا

حضراتِ ذی وقار! شادی بیاہ میں دیگر خُرافات کی طرح ولیمے کا کھانا بھی سنّت کے بجائے، محض ایک دعوت ورسم بن کر رہ گیا ہے، جس میں صرف رشتے داری اور دوستانہ تعلقات ہی کی بنیاد پر لوگوں کو بلایا جانے لگا ہے، جبکہ اس بارے میں حدیث پاک کس انداز سے تنبیہ ورَہنمائی فرماتی ہے ملاحظہ کیجیے! حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الأَغْنِيَاءُ، وَيُتْرَكُ الفُقَرَاءُ»(۲) "بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے، جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے!"۔

حضراتِ گرامی قدر! آج ہمیں اس حوالے سے بھی بہت توجہ اور غور وفکر کی ضرورت ہے، کہ اپنی تقریبات بالخصوص دعوتِ ولیمہ میں، اُمراء کے ساتھ ساتھ غریب ونادار پڑوسیوں، اور رشتہ داروں کو بھی ضرور بالضرور مدعو کریں، انہیں عزّت واحترام کے ساتھ اپنی محافل ومجالس کا حصہ بنائیں؛ کیونکہ ہمارا ان پر شفقت ومہربانی کرنا ہمارے لیے اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" شراب اور اس کے پینے والے کی وعید کا بیان، تحت ر: ۳۶۵۵، ۵/۳۹۱۔

(۲) "صحيح البخاري" كتاب النكاح، باب مَن ترك الدعوة ...إلخ، ر: ٥١٧٧، صـ٩٢٥.

دعوتوں میں اِسراف

میرے محترم بھائیو! دعوت میں کھانا کھانے والے تمام افراد پر ایک بہت ہی اہم ذمّہ داری عائد ہوتی ہے، کہ کسی بھی صورت اِسراف (کھانا ضائع) نہ ہونے دیں، خاص طَور پر جب بوفے (Buffets) سے کھانا لیا جاتا ہے، تو اکثر لوگ شاید کھانا ختم ہوجانے کے ڈر سے، یا دوبارہ نہ اٹھنے کے خیال سے، اپنی پلیٹ میں اپنے پیٹ وبھوک سے زیادہ کھانا نکال کر خود کو بہت سمجھدار خیال کرتے ہیں، اور پھر بھوک اور تقدیر سے زائد کھانا برتن میں بچا ہوا چھوڑ کر رخصت ہوجاتے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ اس متروک کھانے کو کھانا کوئی بھی پسند نہیں کرے گا، یوں رزق کا یہ حصہ ضائع اور بے کار ہوجاتا ہے، جس سے میزبان کو ناصرف مالی طور پر نقصان ہوتا، بلکہ شاید اس کی شدید دل آزاری بھی ہوتی ہو، ساتھ ہی رزق کی بے حرمتی بھی ہوتی ہے، اور روٹی یعنی رزق کی عزّت وقدردانی تاجدارِ رسالت ﷺ نے اپنے عمل مبارک کے ذریعے بھی تعلیم فرمائی، چنانچہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبیٔ رحمت ﷺ گھر تشریف لائے، روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، تو اس سے گرد صاف کی اور کھالیا، پھر فرمایا: «يَا عَائِشَةُ! أَكْرِمِي كَرِيماً؛ فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ، فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ»[1] "اے عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو؛ کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے رخصت ہوئی ہے، تو لَوٹ کر نہیں آئی"۔

موسیقی اور گانا بجانا

جانِ برادر! غیروں کی تہذیب، زِنا وبدکاری پھیلانے والی چیزوں میں بے پردگی، مَردوں عورتوں کے اختلاط ومیل جول، اور بلا اجازت گھروں میں آنے

(۱) "سنن ابن ماجه" كتاب الأطعِمة، ر: ۳۳۵۳، صـ۵۷۱، ۵۷۲.

جانے کے علاوہ، ایک چیز موسیقی اور گانا بجانا بھی ہے، یہ چیز بدکاری میں مبتلا کرنے کے لیے جادو کا کام کرتی ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ ...المَعَازِفَ!!»[1] "میری اُمت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے، جو بینڈ باجوں کو حلال کرلیں گے!!"۔

جہیز کی رسم

عزیزانِ محترم! آج کل شادی بیاہ میں کیے جانے والے بے جا اِخراجات، اور جہیز کے مُطالبات نے اس پیاری سنّت کی ادائیگی کو مشکل ترین بنا کر رکھ دیا ہے، حالانکہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، نبئ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً، أَيْسَرُهُ مُؤْونَةً»[2] "وہ نکاح بہت بابرکت ہے جس میں بوجھ کم ہو"۔ "یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچہ کم کروایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہوجائے، کسی طرف سے سخت شرائط نہ ہوں، وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے، ایسی شادی خانہ آبادی ہے۔ آج ہم حرام رسموں اور بیہودہ رواجوں کے ذریعے شادی کو خانہ بربادی، بلکہ خانہائے بربادی بنالیتے ہیں، اللہ تعالی اس حدیث پاک پر عمل کی توفیق دے"[3]۔

لہٰذا لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کی صورت میں اَنواع واَقسام کی اشیاء کا مُطالبہ کسی طرح جائز نہیں، بلکہ ضروری سامان اور اسباب کا انتظام لڑکے کے ذمّہ ہے،

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأشربة، ر: ٥٥٩٠، صـ٩٩٢.

(٢) "شعب الإيمان" باب في الاقتصاد ...إلخ، ر: ٦٥٦٦، ٥/ ٢٢٣٩.

(٣) "مرآۃ المناجیح" نکاح کا بیان، تیسری فصل، زیر حدیث: ٣٠٩٧، ٥/١١۔

البتہ لڑکی والے بخوشی دلہن کو کچھ دیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «جَهَّزَ رَسُولُ الله ﷺ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ، وَقِرْبَةٍ، وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ»[1] "رسول اللہ ﷺ نے خاتونِ جنّت حضرت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لیے جہیز میں ایک چادر، ایک مشکیزہ اور ایک ایسا تکیہ دیا، جس میں اِذخِر (نامی ایک خوشبودار سبز) گھاس بھری ہوئی تھی"۔

حضراتِ گرامی قدر! جس طرح لڑکے والوں کے لیے جہیز کا مطالبہ درست نہیں، اسی طرح لڑکی والوں کو بھی چاہیے کہ اپنی بچی کو جہیز دیتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں، کہ کہیں برادری میں محض اپنی ناک اونچی رکھنے، اور لوگوں کو دکھانے کے لیے ہمارا حد سے زیادہ اور بے جا خرچ کرنا، مُعاشرے کے دیگر افراد بالخصوص غریبوں کے لیے دشواریوں کا باعث تو نہیں بن رہا؟! اور آج ایسا ہو ہی چکا ہے کہ غریب گھرانوں کی بچیاں، بڑے شادی ہال میں اَنواع واَقسام کے کھانوں اور کثیر سامان کا انتظام نہ ہونے کے باعث، اچھے رشتوں کے انتظار میں بیٹھی بیٹھی بڑھاپے کی دہلیز چھو لیتی ہیں، نتیجۃً زِنا کاری اور دیگر خُرافات، مُعاشرے کا حصہ بنتی جا رہی ہیں۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ اسلامی تعلیم نا صرف حاصل کریں، بلکہ اپنی تمام زندگی، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات و مُعاملات میں ان پر عمل کو بھی یقینی بنائیں۔

دعا

اے اللہ! مذکورہ تمام باتوں کو ہمارے لیے دنیا میں باعثِ خیر وبرکت، اور آخرت میں نَجات، اور بخشش ومغفرت کا ذریعہ بنا، ہمیں شادی بیاہ اور دیگر

---

(١) "سنن النَّسائي" باب جهاز الرجل ابنته، ر: ٣٣٨١، الجزء٦، صـ١٣٥.

تقریبات میں فُضولیات، بے پردگی، مال ضائع کرنے، موسیقی و گانے باجوں اور اِسراف سے بچا، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.